بجٹ تقریر 2020-21

قومی اسمبلی 12 جون 2020ء
☆☆☆

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم
☆☆☆☆

حصہ اول

جناب اسپیکر!

1- میں اپنی گزارشات کا آغاز اللہ تعالیٰ کے مقدس نام سے کر رہا ہوں جو کہ بہت مہربان اور انتہائی رحم کرنے والا ہے۔ پاکستان تحریک انصاف کی حکومت کا دوسرا سالانہ بجٹ پیش کرنا میرے لیے بڑے اعزاز اور مسرت کی بات ہے۔ وزیراعظم عمران خان کی مثالی قیادت میں اگست 2018ء میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا۔ ہم نے مشکل سفر سے ابتدا کی اور معیشت کی بحالی کے لیے اپنی کاوشیں شروع کیں تا کہ Medium term میں معاشی استحکام اور شرح نمو میں بہتری لائی جاسکے۔ ہماری معاشی پالیسیوں کا مقصد اس وعدے کی تکمیل ہے جو ہم نے ''نیا پاکستان'' بنانے کے لیے عوام سے کر رکھا ہے۔ ہر گزرتے سال

کے ساتھ ہم اس خواب کو حقیقت میں بدلنے کے قریب تر ہوتے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر!

2- گزشتہ دو سالوں کے دوران ہمارے رہنما اصول رہے ہیں کہ کرپشن کا خاتمہ کیا جائے، سرکاری اداروں میں زیادہ شفافیت لائی جائے اور احتساب کا عمل جاری رکھا جائے اور ہر سطح پر فیصلہ سازی کے عمل میں میرٹ پر عمل درآمد کیا جائے۔ ہمارا بنیادی مقصد معیشت کی بحالی اور اسلامی جمہوریہ پاکستان کو مستحکم و مضبوط معیشت کے راستے پر گامزن کرنا ہے تاکہ ان منازل و مقاصد کو حاصل کیا جاسکے جن کا خواب ہمارے وطن عزیز کے بانیوں نے دیکھا تھا۔ ہمیں اپنے عوام کی صلاحیتوں پر پورا اعتماد ہے اور مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے ہمیں ان کے تعاون کی اشد ضرورت ہے۔

3- تحریک انصاف سماجی انصاف کی فراہمی، معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات کی حالت بہتر بنانے کے اصول پر کاربند ہے اور مفلسی و غربت میں پسے ہوئے ہم وطنوں کے لیے کام کرنے کا عزم رکھتی ہے۔ یہی ہمارا ویژن اور رہنما اصول ہے۔

گزشتہ حکومت سے ہمیں ورثے میں کیا ملا

جناب سپیکر!

4- اگلے مالی سال کے لیے بجٹ پیش کرنے سے قبل میں اس معزز ایوان کو آگاہ کرنا چاہوں گا کہ جب 2018ء میں ہماری حکومت آئی تو ہمیں معاشی بحران ورثے میں ملا۔ ایوان کے معزز ارکان کو یاد ہوگا کہ اس وقت:

(i) ملکی قرض پانچ سالوں میں دگنا ہوکر 31 ہزار ارب روپے کی بلند ترین سطح تک پہنچ چکا تھا جس پر سود کی رقم کی ادائیگی ناقابل برداشت ہو چکی تھی۔

(ii) جاری کھاتوں کا خسارہ یعنی (Current Account deficit) 20 ارب ڈالر کی

بلند ترین سطح پر پہنچ چکا تھا۔

(iii) تجارتی خسارہ 32 ارب ڈالر کی حد تک پہنچ چکا تھا جبکہ گزشتہ پانچ سالوں میں Exports میں کوئی اضافہ نہیں ہوا۔

(iv) پاکستانی روپے کی قدر کو غیر حقیقی اور مصنوعی طریقے سے بلند سطح پر رکھا جس سے Exports میں کمی اور Imports میں اضافہ ہوا۔

(v) اسٹیٹ بینک آف پاکستان کے زرِ مبادلہ کے ذخائر 18 ارب ڈالر سے گھٹ کر 10 ارب ڈالر سے کم رہ گئے تھے، جس کی وجہ سے ملک دیوالیہ ہونے کے قریب آ گیا تھا۔

(vi) بجٹ خسارہ 2,300 ارب روپے کی بلند سطح پر پہنچ چکا تھا۔

(vii) ناقص پالیسیوں اور بدانتظامی کے باعث بجلی کا گردشی قرضہ 485 ارب کی ادائیگی کے باوجود 1200 ارب روپے کی انتہائی حد تک پہنچ چکا تھا جس کا بوجھ عوام پر ڈالا گیا۔

(viii) سرکاری اداروں کی تعمیر نو نہ ہونے سے ان کو 1300 ارب روپے سے زائد نقصانات کا سامنا تھا۔

(ix) اسٹیٹ بینک سے بے تحاشا قرضہ جات لیے گئے جس سے بینکاری نظام کو شدید نقصان پہنچا۔

(x) Money Laundering اور Terror Financing کی روک تھام کیلئے کوئی اقدامات نہیں کئے گئے تھے جس کی وجہ سے پاکستان FATF کی Grey List میں ڈال دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر!

5- ہم نے مالی سال 20-2019ء کا آغاز پارلیمنٹ کی طرف سے منظور کردہ اہداف کو حاصل کرنے کے لیے کیا۔ جس کے لیے ہم نے موزوں فیصلے اور اقدامات اٹھائے جس سے معیشت کو استحکام ملا۔ نتیجتاً، مالی سال 20-2019ء کے پہلے 9 ماہ کے دوران 19-2018ء کے اسی عرصہ کے مقابلے میں اہم معاشی اشاریوں میں نمایاں بہتری دیکھنے میں آئی، تفصیل یہ ہے:

(i) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں جاری کھاتوں کے خسارے یعنی (Current Account deficit) کو 73 فیصد کم کیا گیا جو 10 ارب ڈالر سے گھٹ کر 3 ارب ڈالر رہ گیا۔

(ii) تجارتی خسارے میں 31 فیصد کمی کی گئی جو 21 ارب ڈالر سے کم ہو کر 15 ارب ڈالر رہ گیا۔

(iii) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں بجٹ کا خسارہ 5 فیصد سے کم ہو کر 3.8 فیصد رہ گیا۔

(iv) گزشتہ 10 سالوں میں پہلی بار Primary surplus ، مثبت ہو کر جی ڈی پی کے 0.4 فیصد تک رہا۔

(v) اس مالی سال کے پہلے 9 ماہ میں FBR کے ریونیو میں 17 فیصد کا اضافہ ہوا اور ہم 4,800 ارب کا بڑا ہدف حاصل کرنے کی پوزیشن میں تھے۔

(vi) Non-Tax Revenue میں 134 فیصد کا اضافہ ہوا اور ہم اس مالی سال میں 1162 ارب کے ہدف کے مقابلے میں 1600 ارب کا ریونیو حاصل کریں گے۔

(vii) حکومت نے 6 ارب ڈالر کے بیرونی قرضہ کی ادائیگی کی جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصہ میں یہ ادائیگی 4 ارب ڈالر تھی۔اس ادائیگی کے بعد بھی زرمبادلہ کے ذخائر مستحکم سطح پر رہے۔

(viii) یہ امر قابل غور ہے کہ ماضی کے بھاری قرضوں کی وجہ سے ہم نے اپنے دو سالہ

دور حکومت میں 5000 ارب کا سود ادا کیا ہے۔ جس سے خزانے پر غیر معمولی بوجھ پڑا ہے۔

(ix) ہم نے خیبرپختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے 152 ارب کا تاریخی پیکج دیا ہے۔

(x) تحریک انصاف کے دور حکومت میں تقریباً دس لاکھ پاکستانیوں کیلئے بیرون ملک ملازمت کے مواقع پیدا کئے گئے جس سے Remittances بڑھانے میں مدد ملی۔ اس مالی سال کے 9ماہ میں Remittances 16 ارب ڈالر سے بڑھ کر 17 ارب ڈالر ہوگئیں۔

(xi) بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 0.9 ارب ڈالر سے تقریباً دگنی ہو کر 2.15 ارب ڈالر ہوگئی۔

(xii) 74 فیصد اندرونی قرضہ جات کو طویل المیعادی قرضہ جات میں تبدیل کیا گیا جس کی وجہ سے لاگت 14 فیصد سے کم ہو کر 10 فیصد ہوگئی۔

(xiii) ہمارے اصلاحاتی پروگرام کو سراہتے ہوئے IMF نے 6 ارب ڈالر کی Extended Fund Facility کی منظوری دی۔

(xiv) مشہور بین الاقوامی ریٹنگ ایجنسی موڈیز نے ہماری معیشت کی درجہ بندی B3-Negative سے بہتر کر کے B3-Positive قرار دی۔

Bloomberg نے پاکستان سٹاک ایکسچینج کو دسمبر 2019ء نے دنیا کی Top Perfoming makrkets میں شمار کیا۔

6- حکومت کے جن معاشی فیصلوں کے نتیجے میں مالیاتی استحکام پیدا ہوا، ان کی تفصیل یہ ہے:

(i) بجٹ فنانسنگ کے لیے سٹیٹ بینک آف پاکستان سے ادھار لینے کا سلسلہ بند کر

دیا گیا۔

(ii) Exchange rate regime کو غیر حقیقت پسندانہ حکومتی کنٹرول سے آزاد کر کے مارکیٹ Oriented کیا گیا۔ اس فیصلہ سے زرمبادلہ کی منڈی میں استحکام پیدا ہوا اور زرمبادلہ کی عدم دستیابی کا مسئلہ حل کرنے میں مدد ملی۔

(iii) کوئی Supplementary grants نہیں دی گئیں۔

(iv) ترقیاتی اخراجات کی راہ میں حائل Red Tape کو ختم کر کے تعمیر و ترقی کے لیے سہولت پیدا کی گئی۔

(v) Debt management میں بہتری لائی گئی، جس سے 240 ارب روپے کی بچت ہوئی۔

(vi) Stock of public guarantees میں کوئی اضافہ نہیں کیا گیا۔

(vii) سرکاری اداروں کی کارکردگی بہتری بنانے اور نقصانات میں کمی لانے کے لیے سٹرکچرل ریفارمز شروع کی گئیں اور جہاں ناگزیر تھا شفاف انداز سے ان کی نجکاری کا آغاز کیا۔

(viii) نومبر 2019ء میں نیشنل ٹیرف پالیسی کی منظوری دی گئی۔ جس کا مقصد ہماری مصنوعات کی عالمی منڈی میں دیگر ممالک کی مصنوعات کے مقابلے میں بہتری لانا، روزگار میں اضافہ کرنا اور ٹیرف سٹرکچر میں پائی جانے والی خرابیوں اور سُقم کو دور کرنا تھا۔

(ix) Make in Pakistan کے نام کے ساتھ پاکستانی مصنوعات کو عالمی منڈیوں میں متعارف کروایا گیا ہے۔

(x) توانائی کے شعبے میں بہتری لانے اور نقصانات کو کم کرنے کے لیے اصلاحات کی گئیں۔

(xi) کاروباری طبقے کو اس سال 254 ارب روپے کے Refund جاری کئے گئے جو

گزشتہ سال کے 113 ارب روپے کے مقابلے میں 125 فیصد زیادہ ہیں۔ اس کے علاوہ وزارت تجارت کو DLTL کلیمز کی ادائیگی کے لیے 35 ارب روپے فراہم کئے گئے۔

حکومت کا اصلاحاتی ایجنڈا

جناب سپیکر!

7۔ حکومت نے تمام اہم شعبوں میں شفافیت، صلاحیت اور احتساب کے عمل میں بہتری لانے کے لیے سٹرکچرل ریفارمز شروع کیں۔ چیدہ چیدہ اصلاحات کی تفصیل کچھ یوں ہے:

پبلک فنانس مینجمنٹ ریفارمز

8۔ ہم نے پبلک فنانس کے بہتر انتظام کے لیے دور رس اصلاحات کا عمل شروع کیا ہے۔ ان اصلاحات سے وفاقی حکومت کی فنانشل مینجمنٹ میں زیادہ شفافیت اور بہتری آئی ہے۔ پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ 2019ء کا نفاذ کیا گیا ہے جس کے تحت پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ حکومت نے PFM ایکٹ کے تحت بجٹ سٹریٹجی پیپر (BSP) کابینہ اور قومی اسمبلی میں پیش کیا اور پہلی مرتبہ Annual Budget Statement کے ساتھ Contingent Liabilities اور Fiscal Risk کے گوشوارے بھی پارلیمنٹ میں پیش کئے جائیں گے۔ نیز Treasury Single Account کے نفاذ کے لیے قواعد وضوابط منظوری کے آخری مرحلہ میں ہیں۔

9- پنشن کے نظام میں اصلاحات لائی گئیں جس سے پنشن کی ادائیگی خودکار نظام سے ہو رہی ہے۔ اس سے تقریباً 20 ارب روپے کی بچت ہوگی۔

کفایت شعاری اور حکومتی اداروں کی تنظیم نو

10- وزیراعظم عمران خان نے نامور ریفارمر ڈاکٹر عشرت حسین کی سربراہی میں سرکاری اداروں

میں کفایت شعاری اور ان کی تنظیم نو کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے جو سرکاری اور نجی شعبے کے ماہرین پر مشتمل ہے۔ اس ٹاسک فورس نے اپنی رپورٹ پیش کر دی ہے جس میں 43 اداروں کی نجکاری، 8 غیر فعال اداروں کو ختم کرنے، 14 اداروں کی صوبوں کو منتقلی کرنے اور 35 اداروں کو دوسرے اداروں میں ضم کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔ اس ریسٹرکچرنگ سے وفاقی حکومت کے غیر پیداواری مالیاتی بوجھ کو کم کیا جا سکے گا۔

احساس کے انتظامی ڈھانچے کی تشکیل نو کر کے شفافیت لائی گئی جس سے 8 لاکھ 20 ہزار جعلی Beneficiaries کو مستحقین کی فہرست سے نکالا گیا مزید برآں ڈیٹا پاکستان پورٹل کا آغاز کیا گیا جس سے ادائیگیوں کے نظام میں مزید بہتری لائی گئی۔

RLNG 2 پلانٹس جو بند ہونے کے قریب تھے ان کی بحالی کے لیے ٹھوس اقدامات کیے گئے ہیں۔ جس سے ان کی کارکردگی میں قابل قدر بہتری آئی ہے۔

11- اس کے علاوہ کلیدی اداروں کی کارکردگی کو بہتر بنایا گیا۔ NHA، پاکستان پوسٹ اور کراچی پورٹ ٹرسٹ جیسے اہم اداروں کی آمدن میں بالترتیب 70 فیصد، 50 فیصد اور 17 فیصد اضافہ کیا گیا اور ان کی استطاعت، کارکردگی اور شفافیت میں بہتری لائی گئی۔

کاروبار کرنے میں آسانی کے لیے اصلاحات

12۔ ہم نے کاروبار اور صنعت کو ترقی دینے اور بیرونی سرمایہ کاری کا رخ پاکستان کی طرف موڑنے کے لیے Ease of doing business کے لیے کئی اقدامات اٹھائے ہیں جس کے نتیجے میں Pakistan's doing of Business (DB) رینکنگ میں پوری دنیا کے 190 ممالک میں 136 ویں نمبر سے بہتری حاصل کر کے 108 ویں نمبر پر پہنچ گیا ہے اور انشاء اللہ اس میں مزید بہتری آئے گی۔

Anti Money Laudering/Terror Financing

13۔ جون 2018ء میں پاکستان کو "Grey List" میں ڈال دیا گیا تھا اور FATF ایکشن پلان کے 27 قابل عمل نکات پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا گیا۔ ہماری حکومت نے اپنی AML/CFT regime کو بہتر بنانے کے لیے زبردست کاوشیں کیں تاکہ FATF ایکشن پلان کے تقاضوں کو پورا کیا جاسکے۔ اس ضمن میں وفاقی حکومت نے قومی اور بین الاقوامی AML/CFT سرگرمیوں اور حکمت عملی کی تشکیل اور نفاذ کے لیے نیشنل FATF Coordination Committee کی سربراہی مجھے سونپی ہے۔ جامع قسم کی قانونی، Technical اور انتظامی اصلاحات شروع کی گئی ہیں۔ ان اقدامات سے پاکستان کی بین الاقوامی ساکھ بہتر ہوئی ہے۔

14۔ نتیجتاً، FATF ایکشن پلان کے 27 قابل عمل نکات کے سلسلے میں ہم نے نمایاں پیشرفت کی ہے۔ ایک سال کے عرصہ میں 14 نکات پر مکمل عمل کیا گیا ہے اور 11 پر جزوی طور پر عمل درآمد کیا گیا ہے جبکہ دوشعبوں میں عمل درآمد کے لیے زبردست کوششیں جاری ہیں۔

کورونا- مشکلات اور حکومت کے اقدامات

جناب سپیکر!

15- بدقسمتی سے، کرونا وائرس نے تمام دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے جس کی وجہ سے دنیا کو سنگین سماجی و معاشی مشکلات کا سامنا ہے، خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کے لیے یہ ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔ پہلے تو اسے انسانی صحت کے لیے مسئلہ سمجھا گیا لیکن جلد ہی اس کے معاشی اور سماجی مضمرات بھی سامنے آئے۔ پاکستان بھی کورونا کے اثرات سے محفوظ نہیں رہا اور ہم نے معیشت کے استحکام کے لیے جو کاوشیں اور محنت کی تھی اس آفت سے ان کو شدید دھچکا لگا ہے۔ اس مشکل وقت میں عوام کی زندگی کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے جس کے لیے ایسے اقدامات اور فیصلے کئے جا رہے ہیں جن سے لوگوں کی زندگی اور ذریعہ معاش کم سے کم متاثر ہو۔

16- طویل لاک ڈاؤن، ملک بھر میں کاروبار کی بندش، سفری پابندیوں اور سماجی فاصلہ برقرار رکھنے کے نتیجے میں معاشی سرگرمیاں ماند پڑ گئی ہیں جس کی وجہ سے GDP Growth rate اور سرمایہ کاری پر منفی اثرات مرتب ہوئے ہیں۔ بے روزگاری بڑھنے سے ترقی پذیر ممالک میں غربت میں مزید اضافہ ہوا ہے جس سے پاکستان بھی نہ بچ سکا۔

17- مالی سال 2019-20ء کے دوران پاکستان پر کرونا کے جو فوری اثرات ظاہر ہوئے ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:

(i) تقریباً تمام صنعتیں اور کاروبار بری طرح متاثر ہوئے۔

(ii) GDP میں اندازاً 3,300 ارب روپے کی کمی ہوئی جس سے اس کی شرح نمو 3.3 فیصد سے کم ہو کر 0.4- فیصد تک رہ گئی۔

(iii) مجموعی بجٹ خسارہ جو جی ڈی پی کا 7.1 فیصد تک تھا، 9.1 فیصد تک بڑھ گیا۔

(iv) FBR محصولات میں کمی کا اندازہ 900 ارب روپے ہے۔

(v) وفاقی حکومت کا Non tax revenue 102 ارب روپے کم ہوا ہے۔

(vi) Exports اور Remittances بری طرح متاثر ہوئی ہیں اور

(vii) بے روزگاری اور غربت میں اضافہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر!

18- حکومت اللہ کے کرم سے اس سماجی و معاشی چیلنج کا ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے معاشرے کے کمزور طبقے اور شدید متاثر کاروباری طبقے کی طرف حکومت نے مدد کا ہاتھ بڑھایا ہے تاکہ کاروبار کی بندش اور بے روزگاری کے منفی اثرات کا ازالہ کیا جاسکے۔

کورونا کے تدارک کے لیے پیکج:

-19 اس ضمن میں حکومت نے 1,200 ارب روپے سے زائد کے Stimulus Package کی منظوری دی ہے۔ مجموعی طور پر 875 ارب روپے کی رقم وفاقی بجٹ سے فراہم کی گئی ہے جو کہ درج ذیل کاموں کے لیے مختص ہے:

(i) طبی آلات کی خریداری، حفاظتی لباس اور طبی شعبے کے لیے 75 ارب روپے مختص کئے ہیں۔

(ii) 150 ارب روپے ایک کروڑ ساٹھ لاکھ کمزور اور غریب خاندانوں اور بے پناہ گناہ کے لیے مختص کیے ہیں۔

(iii) 200 ارب روپے روزانہ اجرت کمانے والے ورکرز/ ملازموں کو Cash transfer کے لیے مختص کیے ہیں۔

(iv) 50 ارب روپے یوٹیلٹی سٹورز پر رعایتی نرخوں پر اشیاء کی فراہمی کے لیے مختص کیے ہیں۔

(v) 100 ارب روپے FBR اور وزارت تجارت کے لیے مختص تھے تاکہ وہ برآمد کنندگان کو ریفنڈز کا اجراء کرے۔

(vi) 100 ارب روپے بجلی اور گیس کے مؤخر شدہ بلوں کے لیے مختص ہیں۔

(vii) وزیراعظم نے چھوٹے کاروبار کیلئے خصوصی پیکج دیا جس کے تحت تقریباً 30 لاکھ کاروباروں کے 3 ماہ کے بجلی کے بل کی ادائیگی کیلئے 50 ارب فراہم کئے گئے۔

(viii) کسانوں کو سستی کھاد، قرضوں کی معافی اور دیگر ریلیف کیلئے 50 ارب کی رقم دی گئی۔

(ix) 100 ارب روپے ایمرجنسی فنڈ قائم کرنے کے لیے مختص ہیں۔

-20 اس Stimulus package سے وفاقی حکومت کے اخراجات میں اضافہ ہوگیا، جس کے

لیے وفاقی حکومت کو سپلیمنٹری گرانٹس کی منظوری دینا پڑی۔ فنانس ڈویژن نے متعلقہ اداروں خاص طور پر احساس ,USC, NDMA اور FBR کے لیے فنڈز کا بندوبست اور اجراء کیا ہم ان اداروں کی Stimulus pacakge پر عمل درآمد کرنے کے سلسلے میں بجا لائی گئی خدمات کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

-21 حکومت نے کسانوں اور عام آدمی کا احساس کرتے ہوئے Relief کے اقدامات کئے ہیں جس کے لیے انہیں:

(i) خوراک اور طبی ساز و سامان کی مد میں 15 ارب روپے کی ٹیکس کی چھوٹ دی۔
(ii) 280 ارب روپے کسانوں کو گندم کی خریداری کی مد میں ادا کئے گئے۔
(iii) پٹرول کی قیمتوں میں 42 روپے فی لیٹر اور ڈیزل کی قیمتوں میں 47 روپے فی لیٹر تک کی کمی کرکے پاکستان کے عوام کو 70 ارب روپے کا ریلیف دیا گیا۔

-22 معیشت کی بحالی کے لیے ہم نے تعمیراتی شعبے اور ملازمتوں کے مواقع پیدا کرنے کے لیے Concessionary taxation regime متعارف کرا کر تاریخی مراعات بھی دی ہیں، جن کی تفصیل یہ ہے:

(i) Fixed Tax Regime وضع کی۔
(ii) بلڈرز اور ڈویلپرز (سوائے سٹیل اور سیمنٹ کی خریداریوں کے) ودہولڈنگ ٹیکس میں چھوٹ دی ہے تاکہ عوام کو سستے گھر میسر ہوسکیں۔
(iii) آمدنی کا ذریعہ نہیں پوچھا جائے گا۔
(iv) خاندان کے لیے ایک گھر پر Capital Gains Tax کی چھوٹ ہوگی۔
(v) سستی رہائشوں کی تعمیر پر 90 فیصد ٹیکس Waive دیا گیا ہے۔
(vi) تعمیرات کو صنعت کا درجہ دیا گیا ہے۔

23- لاک ڈاؤن کے برے اثرات کے ازالے کے لیے سٹیٹ بینک آف پاکستان نے بھی بہت سے اقدامات متعارف کرائے ہیں:

(i) پالیسی ریٹ میں 5.25 فیصد کی بڑی کمی کی گئی ہے جو 13.25 فیصد سے کم ہوکر 8 فیصد رہ گیا ہے۔

(ii) کاروبار کے Payroll Loan میں 3 ماہ کے لیے 96 ارب کی رقم 4 فیصد کم شرح سود پر فراہم کی گئی ہے تاکہ بیروزگاری سے بچا جاسکے۔

(iii) سات لاکھ پچھتر ہزار Borrowers کو 491 ارب کے Principal قرض کی ادائیگی ایک سال کیلئے مؤخر کرکے سہولت بہم پہنچائی ہے اور 75ارب کا قرض Reschedule کیا گیا ہے۔

(iv) انفرادی اور کاروباری قرضوں کے لیے بینکوں کو اضافی 800 ارب روپے قرض دینے کی اجازت دی گئی ہے جس کے لیے قرض کی حد میں اضافہ کیا گیا ہے۔

(v) Importers اور Exporters کے لیے اقدامات :

- Performance requirement کو پورا کرنے کے لیے Time period میں توسیع دی گئی ہے۔
- مال کی ترسیل کے لیے اوقات کار صبح 6 سے رات 12 بجے کر دیئے گئے ہیں۔
- طویل مدتی قرضوں کے حصول کی شرائط میں نرمی لائی گئی ہے۔
- Exports سے حاصل زرِ مبادلہ کی وصولی کا وقت 270 دن تک بڑھا دیا گیا ہے۔
- Exporters براہ راست Shipping documents کی ترسیل کر سکتے ہیں۔
- Imports کے لیے پیشگی ادائیگیوں کی حد بڑھا کر سہولت دی گئی ہے۔

بجٹ 2020-21ء

جناب سپیکر!

-24 اگلے سال کے بجٹ کی تفصیل یہ ہے:

کرونا سے پیدا شدہ مشکلات کے تناظر میں یہ بجٹ اس بحرانی صورتحال سے نبٹنے کے لیے تشکیل دیا گیا ہے۔معیشت کی رفتار کم ہونے کا خدشہ ہے جس کے لیے Expansionary Fiscal Policy کی ضرورت ہے۔

-25 بجٹ 2020-21ء کی حکمت عملی کے نمایاں خدوخال یہ ہیں۔

(i) عوام کو Relief پہنچانے کے لیے اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہ لگانا۔

(ii) مجوزہ ٹیکس مراعات معاشی سرگرمیوں کو تیز کرنے میں مددگار ثابت ہوں گی۔

(iii) کورونا اخراجات اور مالیاتی خسارے کے مابین توازن قائم رکھنا۔

(iv) Primary balance کو مناسب سطح پر رکھنا۔

(v) معاشرے کے کمزور اور پسماندہ طبقات کی مدد کے لیے احساس پروگرام کے تحت سماجی اخراجات کا عمل جاری رکھنا۔

(vi) IMF پروگرام کو کامیابی سے جاری رکھنا۔

(vii) کورونا کی تباہ کاریوں سے نبٹنے کے لیے اگلے مالی سال میں بھی عوام کی مدد جاری رکھنا۔

(viii) ترقیاتی بجٹ کو موزوں سطح پر رکھنا تاکہ معاشی نمو میں اضافے کے مقاصد پورے ہوسکیں اور روزگار کے مواقع پیدا ہوسکیں۔

(ix) ملک کے دفاع اور داخلی تحفظ کو خاطر خواہ اہمیت دی گئی ہے۔

(x) ٹیکسوں میں غیر ضروری ردوبدل کے بغیر محاصل کی وصولی میں بہتری لانا۔

(xi) تعمیراتی شعبے کے لیے مراعات بشمول نیا پاکستان ہاؤسنگ پراجیکٹ کے لیے

وسائل مختص کئے گئے ہیں۔

(xii) خصوصی علاقوں یعنی سابقہ فاٹا، آزاد جموں و کشمیر اور گلگت بلتستان کے لیے بھی فنڈز رکھے گئے ہیں تا کہ وہاں ترقی اور معاشی نمو کا عمل یقینی بنے۔

(xiii) وزیراعظم کی قیادت میں خصوصی اقدامات اور پروگراموں مثلاً کامیاب جوان، صحت کارڈ، بلین ٹری سونامی وغیرہ کا بھی تحفظ کیا گیا ہے۔

(xiv) کفایت شعاری اور غیر ضروری اخراجات میں کمی یقینی بنائی جائے گی۔

(xv) معاشرے کے مستحق طبقات کو Targetted سبسڈی دینے کے لیے سبسڈی نظام کو بہتر کیا جائے گا۔

(xvi) NFC ایوارڈ پر نظرثانی کی جائے گی۔ اور سابقہ فاٹا کے علاقوں کے خیبرپختونخواہ میں انضمام کے وقت صوبوں نے مالی اعانت کے جو وعدے کئے تھے ان کو پورا کرنے کے لیے رابطے تیز کیے جائیں گے۔

بجٹ 2020-21ء کا خاکہ

جناب سپیکر!

26- اب میں اگلے سال کے بجٹ کا کے اعداد و شمار پر روشنی ڈالتا ہوں۔

(i) کل ریونیو کا تخمینہ 6,573 ارب روپے ہے جس میں FBR ریونیو 4,963 ارب روپے اور Non-tax ریونیو 1,610 ارب روپے شامل ہے۔

(ii) NFC ایوارڈ کے تحت 2,874 ارب روپے کا ریونیو صوبوں کو ٹرانسفر کیا جائے گا۔

(iii) Net وفاقی ریونیو کا تخمینہ 3,700 ارب روپے ہے۔

(iv) کل وفاقی اخراجات کا تخمینہ 7,137 ارب روپے لگایا گیا ہے۔

(v) اس طرح بجٹ خسارہ 3,437 ارب روپے تک رہنے کی توقع ہے جو کہ جی ڈی پی کا 7 فیصد بنتا ہے اور پرائمری بیلنس 0.5- فیصد ہوگا۔

وسائل کی شعبہ وار تقسیم (جاری اخراجات)

1) معاشرے کے کمزور طبقات کا تحفظ

معاشرے کے غریب اور پسماندہ طبقات کی معاونت ہماری سب سے بڑی ترجیح ہے۔ اس کے لیے ایک مربوط نظام وضع کیا گیا ہے جس کے تحت تمام متعلقہ اداروں کو نئ تشکیل کردہ Poverty Alleviation and Social Security Division بنا کر ضم کر دیا گیا ہے۔

- **احساس:** اس غریب پرور پروگرام کے لیے پچھلے سال 187 ارب روپے رکھے گئے تھے، اس کو بڑھا کر 208 ارب روپے کر دیئے گئے ہیں، جس میں سماجی تحفظ کے بہت سے پروگرام شامل ہیں جیسے BISP ، پاکستان بیت المال اور دیگر محکمے شامل ہیں۔ یہ مختص رقوم حکومت کی منظور کردہ پالیسی کے مطابق شفاف انداز سے ان طبقات پر خرچ کی جائیں گی۔
- **Subsidies:** توانائی، خوراک اور دیگر شعبوں کو مختلف اقسام کی Subsidies دینے کے لیے 179 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ حکومت نے خاص طور پر پسماندہ طبقات کو امداد پہنچانے کے لیے Subsidies کا قبلہ درست کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

2) ہائیر ایجوکیشن:

اعلیٰ تعلیم کے لیے وافر رقوم رکھی گئی ہیں۔ اس سلسلہ میں HEC کی Allocation میں جو 2019-20ء میں 59 ارب روپے تھی بڑھا کر 64 ارب روپے کر دی گئی ہے۔

3) تعمیراتی شعبہ:

حکومت نے عوام کو کم قیمت پر مکانات فراہم کرنے کے لیے نیا پاکستان ہاؤسنگ اتھارٹی کو

30 ارب روپے فراہم کئے ہیں۔ مزید یہ کہ، اخوت فاؤنڈیشن کی قرضہ حسنہ اسکیم کے ذریعے کم لاگت رہائشی مکانات کی تعمیر کے لیے ڈیڑھ ارب مختص کئے گئے ہیں۔

جناب اسپیکر!

4) خصوصی علاقہ جات، صوبوں کے لیے گرانٹس:

خصوصی علاقوں آزاد جموں و کشمیر کے لیے 55 ارب روپے اور گلگت بلتستان کے لیے 32 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع کے لیے 56 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ، سندھ کو 19 ارب روپے اور بلوچستان کو 10 ارب روپے کی خصوصی گرانٹ ان کے، این ایف سی (NFC) حصے سے زائد فراہم کی گئی ہے۔

5) Remittences بڑھانے کے لیے اقدامات:

Remittences کو بہتر بنانے کے لیے مختلف اقدامات کئے گئے ہیں جس سے رقوم کی منتقلی بینکوں کے ذریعے بڑھانے کے لیے 25 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

6) مواصلات:

پاکستان کے عوام کو سستی ٹرانسپورٹ سروسز فراہم کرنے کے لیے، پاکستان ریلوے کے لیے 40 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

7) کامیاب نوجوان پروگرام:

وزیراعظم عمران خان نے ہمیشہ پاکستان کو ترقی پسند ملک بنانے کے لیے نوجوانوں کے کردار پر زور دیا ہے۔ کامیاب نوجوان پروگرام نوجوانوں کی صلاحیتوں میں اضافہ کرنے کے لیے حکومت کا خصوصی پروگرام ہے جس کے لیے 2 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

8)وفاقی حکومت کے ہسپتال:

لاہور اور کراچی میں وفاقی حکومت کے زیرانتظام ہسپتالوں کے لیے 13 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ جن میں شیخ زید ہسپتال لاہور، جناح میڈیکل سنٹر کراچی اور دیگر چار ہسپتال شامل ہیں۔

9)ای۔ گورننس:

ای گورننس کے ذریعے پبلک سروسز کی فراہمی کو بہتر بنانا وزیراعظم عمران خان کا وژن ہے۔ وزیراعظم صاحب کی خصوصی ہدایات پر، وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی نے تمام وزارتوں اور ڈویژنز کو الیکٹرانک طور پر مربوط کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے کے لیے 1 ارب روپے سے زائد کی رقم مختص کی گئی ہے۔

11)فنکاروں کی مالی امداد اور بہبود:

فنکار ہمارے ملک کا قیمتی اثاثہ ہیں۔ ان کی مالی امداد اور فلاح و بہبود کے لیے صدر پاکستان کی ہدایت پر حکومت نے آرٹسٹ ویلفیئر فنڈ کی رقم 25 کروڑ روپے سے بڑھا کر ایک ارب روپے کر دی ہے۔

12) خصوصی فنڈز کا قیام:

مختلف اصلاحاتی پروگراموں کے لیے خصوصی فنڈز کا قیام کیا گیا ہے جن میں Public Private Partnership کے لیے Viability Gap Fund کے لیے دس کروڑ روپے، Technology Upgradation Fund کے لیے چالیس کروڑ روپے اور Pakistan Innovation Fund کے لیے دس کروڑ روپے مختص کیے گئے ہیں۔

13) زراعت:

زرعی شعبہ میں relief پہنچانے کے لیے اور ٹڈی دل کی روک تھام کے لیے 10 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

27- حکومت نے سال 2020-21ء کے دوران درج ذیل اہداف کے حصول کا فیصلہ کیا ہے:

(i) **GDP Growth** کو 0.4- فیصد سے بڑھا کر 2.1 فیصد پر لایا جائے گا۔

(ii) **Current Account Deficit** کو 4.4 فیصد تک محدود رکھا جائے گا۔

(iii) **Inflation یعنی مہنگائی** 9.1 فیصد سے کم کر کے 6.5 فیصد تک لائی جائے گی۔

(iv) **بیرونی براہ راست سرمایہ کاری** (FDI) میں 25 فیصد تک کا اضافہ کیا جائے گا۔

ترقیاتی بجٹ سال 2020-21ء

جناب سپیکر!

28- ترقیاتی ایجنڈا پر عمل درآمد حکومت کے ویژن کے مطابق جاری ہے تاکہ مستحکم معاشی شرح نمو کا حصول ممکن ہو سکے۔ غربت میں کمی، بنیادی انفراسٹرکچر میں بہتری اور خوراک، پانی و توانائی کے تحفظ کو یقینی بنایا جا سکے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مجموعی ترقیاتی اخراجات کا حجم 1,324 ارب روپے ہے۔

پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام(PSDP)

29- پبلک سیکٹر ڈویلپمنٹ پروگرام ترقیاتی مقاصد کو حاصل کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہے جس کے لیے 650 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ کرونا وائرس کی وجہ سے مالی بحران کو مدنظر رکھتے ہوئے، منصوبوں کی لاگت میں اضافے سے بچنے کے لیے جاری منصوبوں کے لیے 73 فیصد اور نئے منصوبوں کے لیے 27 فیصد رقم مختص کی گئی ہے۔ سماجی شعبے کے منصوبوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے

جس کے لیے گزشتہ سال کے 206 ارب روپے کی رقم کو بڑھا کر 249 ارب روپے کر دیا گیا ہے۔ ترقیاتی منصوبوں کے حوالے سے پبلک فنانس مینجمنٹ ایکٹ 2019ء کی دفعات کوملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ بڑے شعبوں کے لیےمختص رقوم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کورونا و دیگر آفات کی روک تھام

30۔ حکومت نے کورونا اور دیگر آفات کی وجہ سے انسانی زندگی پر پڑنے والے منفی اثرات کو زائل کرنے اور معیارِ زندگی بہتر بنانے کے لیے خصوصی ترقیاتی پروگرام وضع کیا ہے جس کیلئے 70 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

توانائی/ بجلی

-31 حکومت کی توجہ توانائی کے توسیعی منصوبوں اور بجلی کی ترسیل وتقسیم کا نظام بہتر بنانے اور گردشی قرضوں کوکم کرنے کی طرف مرکوز ہے۔سپیشل اکنامک زونز کوبجلی کی فراہمی کے منصوبوں اور غیرملکی امداد سے چلنے والے منصوبوں کے لیے خاطر خواہ مالی وسائل رکھے گئے ہیں۔ اس ضمن میں حکومت نے 80 ارب روپےمختص کیئے ہیں۔ ان فنڈز کو خاص طور پر بجلی کی طلب اور پیداوار کے درمیان فرق کوختم کرنے کے لیے رکھا گیا ہے۔

آبی وسائل

-32 پاکستان پانی کے شدید بحران کا شکار ہے۔ اس سال، حکومت پانی سے متعلق منصوبوں پر خصوصی توجہ دے رہی ہے اور اس ضمن میں 69 ارب روپےمختص کیئے گئے ہیں۔ کثیر المقاصد ڈیم بالخصوص دیامر بھاشا، مہمند اور داسو کے لیے خاطر خواہ مالی وسائل فراہم کیئے گئے ہیں۔ ان منصوبوں سے زیادہ پانی ذخیرہ کرنے اور بجلی کی پیداوار بڑھانے کے ساتھ ساتھ تیس ہزار سے زائد روزگار کے مواقع پیدا ہوں گے۔

قومی شاہراہیں اور ریلوے

33- صنعتی رابطوں،تجارت و کاروبار کے فروغ کے لیے NHA کے تحت جاری منصوبوں کی تکمیل کو ترجیح دی گئی ہے۔ بالخصوص سی پیک کے تحت منصوبوں کو بشمول مغربی روٹ کے لیے وافر وسائل فراہم کئے گئے ہیں۔ اس سلسلے میں 118 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔ اسی طرح ریلوے کے ایم ایل-1 منصوبہ اور دیگر منصوبوں کے لیے 24 ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ مواصلات کے دیگر منصوبوں کے لیے 37 ارب مختص کئے گئے ہیں۔

شعبۂ صحت

34- کرونا وائرس کے تناظر میں صحت کا شعبہ حکومت کی خصوصی ترجیح ہے اور بہتر طبی خدمات، وبائی بیماریوں کی روک تھام،طبی آلات کی تیاری اور صحت کے اداروں کی استعداد کار میں اضافے کے لیے 20 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔کورونا کے علاج اور تدارک کے اقدامات کے علاوہ حکومت اپنی توجہ ہیلتھ سروسز کو بہتر بنانے کے لیے ICT solutions کی طرف مرکوز کر رہی ہے۔ امید ہے صوبائی حکومتیں ان مقاصد کے حصول کے لیے اپنا کردار ادا کرتی رہیں گی۔

تعلیم

35- یکساں نصاب کی تیاری، معیاری نظام امتحانات وضع کرنے، سمارٹ سکولوں کے قیام اور مدرسوں کی قومی دھارے میں شمولیت کے ذریعے تعلیمی نظام میں بہتری لائی جائے گی جس کے منصوبوں کے لیے فنڈز مختص کر دیئے گئے ہیں۔ ان اصلاحات کے لیے 5 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ مزید برآں، ہائیر ایجوکیشن حکومت کے ترجیحی شعبہ جات میں سے ایک ہے۔ 21 ویں صدی کے کوالٹی ایجوکیشن چیلنجز پر پورا اترنے کے لیے تحقیق اور دیگر جدید شعبہ جات مثلاً Artificial Intelligence، روبوٹکس، Automation اور سپیس ٹیکنالوجی جیسے شعبوں میں تحقیق اور ترقی کے لیے کام کیا جاسکے۔ لہذا تعلیم کے شعبے میں اس جدت اور بہتری کے حصول کے لیے

30 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی:

36- Emerging Technologies اور Knowledge Economy کے اقدامات کو فروغ دینے کے لیے محققین اور تحقیقی اداروں کی صلاحیتوں اور گنجائش کو بڑھانا اشد ضروری ہے۔ مزید برآں e-governance ، IT کی بنیاد پر چلنے والی سروسز اور 5G سیلولر سروسز کے آغاز پر حکومت کی توجہ ہے۔ ان شعبوں میں پراجیکٹس کے لیے 20 ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ Public Private Partnership کے تحت کیمیکل، الیکٹرونکس Precision Agriculture کے منصوبوں پر عمل درآمد کیا جائے گا اور R&D کا صنعت کے ساتھ رابطہ مضبوط کیا جائے گا۔

موسمیاتی تبدیلی:

37- موسمیاتی تبدیلیوں کے تناظر اور ماحول پر ظاہر ہونے والے اثرات کو سامنے رکھتے ہوئے پاکستان بھی اپنے آپ کو تیار کر رہا ہے۔ موسمیاتی تبدیلی کے پاکستان پر بھی بہت سے اثرات ہیں جیسے غیر موسمی بارشیں، فصلوں کے پیداواری رجحان میں کمی اور سیلابوں کی تباہ کاریاں۔ اس سال موسمیاتی تبدیلیوں سے نبٹنے سے متعلق اقدامات کے لیے 6 ارب روپے مختص کیے جا رہے ہیں۔

خصوصی علاقہ جات

38- رواں بجٹ کے تحت مختص رقوم کے علاوہ حکومت نے آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں منصوبہ جات کے لیے 40 ارب روپے کے ترقیاتی فنڈ رکھے ہیں۔ علاوہ ازیں خیبر پختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں مختلف پراجیکٹس کے لیے 48 ارب روپے کی رقم مختص کی ہے۔

Sustainable Development Goals (SDGs)

39- اس پروگرام کے تحت ترقیاتی بجٹ میں 24 ارب روپے کی رقم رکھی گئی ہے۔

خوراک و زراعت

40- تحفظ خوراک اور زراعت کے فروغ کے لیے ترقیاتی منصوبوں پر 12 ارب روپے کی رقم خرچ کی جائے گی۔

دیگر ترقیاتی پروگرام

41- خیبرپختونخوا کے ضم شدہ اضلاع میں TDPs کے انتظام و انصرام کے لیے 20 ارب روپے کی رقم مختص کی جا رہی ہے جبکہ افغانستان کی بحالی میں معاونت کیلئے 2 ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

حکومت ان مشکل حالات میں کفایت شعاری کے اصولوں پر کاربند ہے۔ ہم افواجِ پاکستان کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے حکومت کی کفایت شعاری کی کوششوں میں بھرپور تعاون کیا ہے۔

بجٹ 21-2020

حصہ دوم

جناب اسپیکر!

اب میں اپنی تقریر کا دوسرا حصہ پیش کرتا ہوں جو محصولات (Taxes) سے متعلقہ تجاویز پر مشتمل ہے۔

پاکستان کی ٹیکس ٹو جی ڈی پی کی شرح 11 فیصد ہے جو کہ ترقی پذیر ممالک کے مقابلے میں کم ہے۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ معاشی طاقت کا یہ اہم اشاریہ پچھلے 20 سال سے اسی جگہ کھڑا ہے۔ اس صورت حال کو بہتر بنانے کے لیے ہم نے ایک اصلاحاتی عمل شروع کیا تھا جو ایک جامع (holistic) حکمت عملی پر مشتمل تھا جس میں پالیسی اور انتظامی اصلاحات شامل تھے، تاکہ خرابیوں کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ محصولات (revenue) اکٹھا کرنے کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ اب تک ان کوششوں کے بہت عمدہ نتائج حاصل ہوئے ہیں جو کہ اچھے معاشی مستقبل کے ضامن ہیں۔ اس سال میں درج ذیل اہم کامیابیاں حاصل کی گئی ہیں:

- ☆ معاشی ترقی کا درآمد کی بنیاد پر انحصار اب اندرونی ذرائع سے حاصل کردہ آمدن کی ترقی پر تبدیل ہو گیا ہے۔
- ☆ تاریخی ریفنڈز ادا کیے گئے ہیں، جو کہ پچھلے سال کے مقابلے میں 119 فیصد زیادہ ہیں۔
- ☆ پاکستان کی محدود ٹیکس بیس Base کو ریٹیلرز کو ٹیکس نیٹ میں لا کر اور 6616 ریٹیل آوٹ لیٹس پر پوائنٹ آف سیل (point of sales) کی کامیاب تنصیب (installation) کے ذریعے مزید وسیع کیا گیا ہے، جسے اس سال دسمبر تک 15000 تک لے جانے کی کوشش ہے۔ کرونا کی وجہ سے عام دکانداروں کا کاروبار متاثر ہوا ہم نے point of Sale پر سیلز ٹیکس کی شرح 14 فیصد سے مزید کم کر کے 12 فیصد کرنے کی تجویز دی جس سے عام افراد اور دُکانداروں کو کاروبار میں مدد ملے گی اور معیشت کی Documentation میں آسانی ہوگی۔
- ☆ کرونا کی وجہ سے ہوٹل کی صنعت بہت متاثر ہوئی ہے ہم نے اس صنعت پر Minimum Tax کی شرح 1.5 فیصد سے کم کر کے 0.5 فیصد کرنے کی تجویز دی ہے یہ چھوٹ اپریل سے ستمبر تک چھ ماہ کے لیے دی جائے گی۔
- ☆ افراد و تنخواہ دار طبقے کی سہولت کے لیے گوشوارہ کی موبائل ایپلیکیشن (mobile application) متعارف کروائی گئی ہے جس سے انکم ٹیکس گوشواروں میں 37 فیصد اضافہ ہوا۔
- ☆ ٹیکس جمع کروانے کا ایک خود کار نظام متعارف کروایا گیا۔
- ☆ سمگلنگ اور قانونی عملدرآمد کی ایک کامیاب مہم چلائی گئی جس سے (Seizures) میں 19 سے 30 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے، کورونا سے قبل کے عرصے میں محصولات اکٹھا کرنے کی شرح بھی قابل تعریف رہی ہے۔ Domestic Taxes میں 27 فیصد کا ریکارڈ اضافہ ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ کرنٹ اکاؤنٹ خسارے کو کم کرنے کیلئے ہم نے غیر ضروری درآمدات کا خاتمہ کیا۔ اس

وجہ سے مالی سال2020 کے لیےایف بی آرکا revenue target جو کہ شروع میں 5503ارب روپے تھا، درآمدات کے سکڑنے کے باعث کم کر کے 4,801ارب کیا گیا بعدازاں کرونا کی وبا نے نہ صرف پاکستان بلکہ تمام دنیا کی معیشت کو بری طرح متاثر کیا۔ کرونا کی وباء کے بعد لاک ڈاؤن اور معاشی سرگرمیوں کے کم ہونے کے باعث معیشت کو بہت زیادہ نقصان پہنچا اور بے روزگاری اور معاشی سست روی سے بچنے کے لیے وزیراعظم عمران خان نے 1200ارب روپے کے امدادی پیکج کا اعلان کیا۔ کرونا وباء کے باعث محصولات اکٹھا کرنے میں دشواری اور کمی کا سامنا کرنا پڑا جس کا تخمینہ تقریباً 900ارب روپے ہے۔ کرونا کے باعث ایف بی آر کے ٹارگٹ میں کمی کی گئی اور اب یہ ٹارگٹ 3900ارب روپے پر مقرر کیا گیا ہے۔

اسی دوران چھوٹے اور درمیانے درجے کے تاجروں کے لیے ایک فلسکڈ مراعات کا پیکج متعارف کروایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ تعمیراتی سیکٹر کے لیے ایک تاریخی پیکج بھی متعارف کروایا گیا۔ اس پیکج کے بروقت اطلاق سے یہ توقع کی جارہی ہے کہ یہ دیہاڑی دار مزدور کے روزگار کا تحفظ 'معاشی ترقی کی ترویج اور غیر مراعات یافتہ طبقے کو نیا پاکستان ہاوسنگ پروگرام کے تحت کم قیمت گھر فراہم کرے گا۔

جناب اسپیکر!

ہم نے ایسی پالیسیز تجویز کی ہیں جس سے معیشت کو دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، اور بالآخر، جب معیشت عوامی تکلیف کو کم کرنے اور مطلوبہ عمومی فنانسز (general finances) پیدا کرنے میں کامیاب ہو جاتی ہے، پھر یہ مالی استحکام (consolidation) کی طرف جائے گی۔ بجٹ 21-2020 کاروبار کو ناکامی سے بچانے اور غریب عوام کو مشکلات سے نکالنے کے لیے تیار کیا گیا ہے، لہٰذا ہم ایسا بجٹ پیش کر رہے ہیں، جسے ''ریلیف بجٹ'' کہا جا سکتا ہے۔ اور مجھے یہ اعلان کرتے ہوئے خوشی ہو رہی ہے کہ ہم نے اس بجٹ میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا۔

کسٹمز ایکٹ، 1969

جناب اسپیکر!

اب میں کسٹم ایکٹ، 1969 میں تجویز کردہ تبدیلیاں پیش کروں گا۔ مجھے یہ اعلان کرنے میں بے حد خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ ایکسپورٹ Rebate کو بغیر کسی انسانی مداخلت کے ایکسپورٹر کے بینک اکاؤنٹس میں براہ راست منتقلی کرنے کو خود کار بنایا جا رہا ہے۔ Rebate schemes تقریباً ایک دہائی کے بعد تبدیل کی جارہی ہیں اور Rabate Claim کو آسان تر بنایا جارہا ہے۔

ڈیوٹی فری خام مال

گزشتہ سال اس حکومت نے کسٹم ٹیرف کی اصلاحات کی ایک جامع مشق کا آغاز کیا اور خام مال پر مشتمل 1600 سے زیادہ ٹیرف لائنوں کو کسٹم ڈیوٹی سے مستثنیٰ کر دیا گیا۔ صنعتی شعبے کی لگائی جانے والی لاگت کو کم کرنے کے لیے یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ خام مال بھی مکمل طور پر تمام کسٹم ڈیوٹیوں سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ ان اشیاء کی فہرست میں کیمیکلز، لیدر، ٹیکسٹائل، ربر، کھاد میں استعمال ہونے والا خام مال شامل ہے۔ ان ٹیرف لائنوں میں

قریب20,000 اشیاء شامل ہیں جو کل درآمدات کا20 فیصد ہیں۔

200 ٹیرف لائنز پر کسٹمز ڈیوٹی کی شرح میں کمی

خام مال اور ثانوی اشیاء پر مشتمل200 ٹیرف لائنز پر عائد کسٹم ڈیوٹی کی شرح میں نمایاں کمی کی گئی ہے۔ان اشیاء کی فہرست میں بلیچنگ، ربر، گھریلو اشیاء کا خام مال شامل ہیں۔

مقامی انجینئرنگ کے شعبے کی حوصلہ افزائی

مقامی انجینئرنگ کے شعبے کی حوصلہ افزائی کے لیے، ہاٹ رولڈ کوائلز (Hot rolled coils) پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کو12.5 فیصد سے کم کر کے 6 فیصد پر لانے کی تجویز دی جا رہی ہے۔اس اقدام سے سٹیل پائپ، انڈر گراؤنڈ ٹینک، بوائلر کی صنعت کو فروغ ملے گا۔

اسمگلنگ کی حوصلہ شکنی کے لیے تجاویز

ماضی میں، مختلف اشیا پر prohibitive ریگولیٹری ڈیوٹی عائد تھی۔اگر چہ اس پالیسی سے درآمدات کو کم کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی لیکن ان میں سے کچھ چیزیں افغانستان منتقل ہوئیں اور بعد ازاں اسمگلنگ کے ذریعے واپس پاکستان آ گئیں۔ یہ تجویز پیش کی جا رہی ہے کہ مختلف اشیا مثلاً کپڑے، سینٹری وئیر (sanitary ware)، الیکٹروڈز (electrodes)، کمبلوں، پیڈ لاکس (pad locks) وغیرہ کو اسمگلنگ سے بچانے کے لیے ان پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کو کم کیا جائے تا کہ اس بنا پر ضائع ہونے والے محصولات (revenues) کو حاصل کیا جا سکے۔

معاشرے کے غریب طبقے کے لیے مدد

پاکستان کی غریب عوام کی صحت سے متعلقہ اخراجات کو کم کرنے کے لیے کورونا وائرس اور کینسر کی ڈائیگنا سٹک کٹس (diagnostic kits) پر عائد تمام ڈیوٹیز اور ٹیکسز کو ختم کرنے کی تجویز دی جا رہی ہے۔ایسے ہی، جنیاتی (genetic) مسائل میں مبتلا بچوں کے لیے خصوصی فوڈ سپلیمنٹس (special food supplements) (پرہیزی غذا (dietetic food)) کو تمام درآمدی مرحلے پر تمام ڈیوٹیز اور ٹیکسز سے مستثنیٰ قرار دینے کی تجویز دی جا رہی ہے تا کہ ان کی قیمت کو کم کیا جا سکے۔

سپلیمنٹری فوڈ بنانے میں استعمال ہونے والے خام مال پر عائد کسٹم ڈیوٹیز سے استثنیٰ

بچوں میں غذائیت کی کمی اور اس کے نتیجے میں نشو ونما کا رُکنا ہماری حکومت کی ترجیحات میں شامل ہے۔ بچوں اور حاملہ خواتین کے لیے سپلیمنٹری فوڈ (supplementary food) اب پاکستان میں عالمی ادارہ صحت کے تحت تیار کی جا رہی ہے۔اس پروگرام کے دائرہ کار کو مزید وسیع کرنے کے لیے، ان سپلیمنٹری فوڈز (supplementary food) میں استعمال ہونے والے خام مال کو کسٹم ڈیوٹیز سے مستثنیٰ قرار دینے کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔

Custom Authority کے اختیارات میں کمی

اسمگلنگ کی سزاوں کو عقلی اور جامع بنانے کے لیے کم سے کم سزا دینے کے قانون کو متعارف کروانے کی تجویز ہے تا کہ کسٹم حکام اپنی مرضی سے سمگلنگ میں ملوث کسی شخص کو چھوڑ نہ سکیں۔

کسٹمز کے قانون میں ایڈوانس رولنگ (Advance Ruling) کی شمولیت

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ حکومت کی پالیسیز کی شفافیت اور ان کا قابل عمل ہونا سرمایہ کاری کو فروغ دیتا ہے۔ اسی بنیاد پر ایڈوانس رولنگ (advance ruling) کے نظریے کو کسٹمز قوانین میں شامل کرنے کی تجویز دی جا رہی ہے جو کہ عالمی سطح کے بہترین طریقہ کار کے مطابق ہے۔

سیلز ٹیکس اور ایف ای ڈی (FED)

اب میں سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990 اور فیڈرل ایکسائز ایکٹ، 2005 کے حوالے سے تجاویز پیش کروں گا۔

ریلیف اقدامات

غیر رجسٹرڈ شدہ افراد سے قومی شناختی کارڈ کی وصولی کی شرائط

ٹیکس بیس کو بڑھانے کے لیے فنانس ایکٹ، 2019 میں قومی شناختی کارڈ کی شرط متعارف کروائی گئی، تا کہ ان افراد کو، جو ٹیکس نیٹ میں شامل نہیں، انہیں ٹیکس کے دائرہ کار میں لایا جائے۔

تاہم عوام کی سہولت کے لیے عام خریدار کے لیے بغیر شناختی کارڈ خریداری کی حد 50,000 سے بڑھا کر 100,000 روپے کرنے کی تجویز ہے۔

خصوصی پرہیزی غذا (dietetic food) کی طبی مقاصد (medical purposes) کے لیے درآمد پر استثنیٰ

منسٹری آف نیشنل ہیلتھ سروسز (Ministry of Health Services) کی درخواست پر ایسے بچوں کے لیے، جو وراثتی میٹابولک سینڈروم (inherit metabolic syndrome) میں مبتلا ہیں، اور ان کا جسم خوراک کو ایک عام بچے کے جسم کی طرح پراسس (process) نہیں کر سکتا، اس غذا کو خصوصی طبی مقاصد (special medical purposes) کے لیے درآمد کرنے پر استثنیٰ کی تجویز پیش کی جا رہی ہے۔ اس مقصد کے لیے سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990 کے چھٹے شیڈول میں ایک نیا سیریل (serial) صرف درآمد پر استثنیٰ کے لیے شامل کیا جا رہا ہے۔

کووڈ-19 سے متعلقہ صحت کے ساز وسامان (equipment) کی درآمد پر استثنیٰ میں توسیع

وفاقی حکومت نے صحت سے متعلقہ ساز وسامان کی درآمد اور بعد ازاں فراہمی پر 20 مارچ 2020 کو جاری کیے جانے والے ایس آر او 237 کے ذریعے تین ماہ کا استثنیٰ فراہم کیا۔ کورونا بیماری کی بگڑتی صورتحال اور وزارت صحت کی سفارشات کے پیش نظر استثنیٰ میں مزید تین ماہ کے توسیع کی تجویز پیش کی جارہی ہے۔

بے ضابطگیوں کو دور کرنا

سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کے گیارہویں شیڈول کو بہتر کرنا

sales tax regime کے موثر اطلاق کے لیے، یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ گیارہواں شیڈول تبدیل کیا جائے تاکہ غیر رجسٹرڈ یا نان ایکٹو ٹیکس پیئر (Non Active Taxpayer) سے ٹیکس کی وصولی یکمشت کی جاسکے۔ اس سے ملک میں ٹیکس فائل کرنے کے رجحان کو فروغ ملے گا۔

صحت عامہ کے لیے اقدامات

درآمدی سگریٹس اور تمباکو کے متبادل (substitutes) اور الیکٹرانک سگریٹس پر ایف ای ڈی (FED) کی شرح میں اضافہ

درآمدی سگریٹس، بیڑی، سگارز و چھوٹے سگارز اور تمباکو کی دیگر اشیاء پر عائد ایف ای ڈی (FED) کو عالمی ادارہ صحت کے معیارات کے مطابق 65 فیصد سے بڑھا کر 100 فیصد کیا جارہا ہے۔ اسی طرح تمباکو کے متبادل اور ای سگریٹس کو بھی اس فہرست میں شامل کیا جارہا ہے۔

فلٹر راڈز (Filter Rods) پر عائد ایف ای ڈی (FED)

فلٹر راڈ سگریٹ کی تیاری میں ایک بنیادی چیز ہے۔ فلٹر راڈ پر ایف ای ڈی (FED) کی موجودہ شرح 0.75 روپے فی فلٹر ہے۔ تمباکو نوشی میں کمی اور ٹیکس management کی نگرانی اور اس کے اطلاق کو بڑھانے کے لیے یہ تجویز دی جارہی ہے کہ موجودہ شرح کو بڑھا کر ایک روپے فی کلو گرام کیا جائے۔

انرجی ڈرنکس (Energy Drinks)

کیفین پر مشتمل مشروبات صحت کے لیے خطرہ ہیں، اس وجہ سے ان کے استعمال میں کمی لانے کے لیے درآمد اور مقامی فراہمی، دونوں جگہ

ایف ای ڈی (FED) کو 13 فیصد سے بڑھا کر 25 فیصد کرنے کی تجویر پیش کی جا رہی ہے۔ یہ قابل توجہ ہے کہ Aerrated drinks پر پہلے ہی 13 فیصد ایف ای ڈی (FED) نافذ ہے۔

ڈبل کیبن پک اَپ پر ایف ای ڈی کا نفاذ

مقامی اور درآمدی گاڑیوں اور ایس یو ویز (SUVs) پر ایف ای ڈی کا اسٹرکچر (structure) پہلے سے ہی موجود ہے۔ ڈبل کیبن پک اَپ، جس کا تعین فی الوقت اشیا کی نقل وحرکت کے لیے استعمال ہونے والی گاڑی کے طور پر کیا جاتا ہے، جبکہ اس کا استعمال ملک کے خوشحال طبقے میں بطور STATUS SYMBOL کیا جاتا ہے۔ اس کے استعمال کو مدِنظر رکھتے ہوئے اسے بھی یکساں قیمت والی دوسری گاڑیوں کے مطابق ٹیکس لگانے کی تجویز ہے۔

پوٹاشیم کلوریٹ کے ریٹ میں اضافہ

پوٹاشیم کلوریٹ کی درآمد اور مقامی فراہمی پر 17 فیصد سیلز ٹیکس وصول کیا جاتا ہے، جبکہ اس کے علاوہ 70 روپے فی کلوگرام بھی اضافی وصول کیا جاتا ہے۔ ماچس بنانے والوں کی صنعت کی سفارش پر یہ شرح 70 روپے فی کلوگرام سے بڑھا کر 80 روپے فی کلوگرام کیا جا رہا ہے۔ یہ شرح وزارت دفاعی پیداوار (منسٹری آف ڈیفنس پروڈکشن) کے زیرنگرانی اداروں کی جانب سے کی جانے والی درآمد اور ان کی فراہمی پر لاگو نہیں ہوگی۔

بہتری کے اقدامات

جناب اسپیکر!

ٹیکس نظام کو بہتر بنانے کے لیے درج ذیل اقدامات تجویز کیے جا رہے ہیں۔

گزشتہ دو سال سے ایف بی آر نے بڑے ریٹیلرز کے لئے کمپیوٹرائزڈ نظام متعارف کروایا ہے۔ ایسے ریٹیلرز کی تمام فروخت آن لائن نظام کے تحت ایف بی آر کے ساتھ منسلک ہے۔ موجودہ قانون میں ان افراد پر سیلز ٹیکس کی شرح پر 14% ہے جسے کورونا وبا کی وجہ سے 12% کرنے کی تجویز ہے۔

خام مال اشیاء کے غیر ضروری Wastage پر Limit کا تعین۔

یہ دیکھا گیا ہے کہ بعض کاروبار خام مال میں سیکٹر کی اوسط Wastage سے زیادہ Wastage دکھا کر کم سیلز ٹیکس دیتے ہیں اس امر کی حوصلہ شکنی کے لیے مختلف کاروباری Sectors کے لیے Wastage کی حدود مقرر کرنے کی تجویز ہے۔

شق 73 کے دائرہ کار میں توسیع – transactions جو قابل قبول نہیں

ٹیکس بیس کے دائرہ کار میں پالیسی کے اقدامات کے ذریعے توسیع کے لیے شق 73 میں ترمیم کی گئی تا کہ یہ صرف مینوفیکچررز (manufacturers) کو پابند کردے کہ وہ کسی بھی مالی سال میں غیر رجسٹرڈ شدہ فرد کو100 ملین روپے تک کی اشیا فراہم کرسکتے ہیں۔اب یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ تمام رجسٹرڈ سپلائرز کو بھی درج بالا حد کا پابند کر دیا جائے تا کہ صرف مینوفیکچررز (manufacturers) ہی اس عمل میں اکیلے نظر نہ آئیں۔واضح رہے کہ یہ شق صرف کاروبار کے لئے ہے اور عام صارفین اس شق سے متاثر نہیں ہوں گے۔

سیلز ٹیکس ایکٹ، 1990 کے بارہویں شیڈول میں تبدیلی۔ مینوفیکچررز (manufacturers) کا اخراج

بارہواں شیڈول درآمد کے وقت 3 فیصد کے حساب سے Value added Tax وصول کرنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔لیکن، خام مال اور ثانوی اشیا کی صورت میں Value added Tax صرف اس وقت دستیاب ہے جب کسٹم ڈیوٹی 16 فیصد سے کم ہو۔اس شق نے مینوفیکچررز (manufacturers) کے لیے مشکلات پیدا کی ہیں، چنانچہ یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ زبان کو سادہ بنایا جائے اور خام مال اور ثانوی اشیاء اگر اپنے کارخانے کے لیے استعمال ہوں تو اُن پر ٹیکس نہ عائد کیا جائے۔

سیمنٹ کا شعبہ ہماری معیشت کا نہایت اہم شعبہ ہے۔وزیر اعظم کے تعمیراتی پیکج میں اس سیکٹر کی پیداوار میں اضافہ ایک اہم جزو ہے۔پچھلے سال اس شعبے پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کو 1.50 روپے فی کلو سے بڑھا کر 2 روپے فی کلو کیا گیا تھا۔سیمنٹ کی پیداوار میں حالیہ کمی کے پیش نظر اس کو 2.00 روپے سے کم کر کے 1.75 روپے فی کلو کرنے کی تجویز ہے۔

فیڈرل ایکسائز ایکٹ 2005 میں چیزوں کی بحقِ سرکار ضبطگی

چیزوں کو ضبط کرنے کے قانون کو وسعت دیتے ہوئے فیڈرل ایکسائز ایکٹ 2005 میں درج تمام چیزوں پر اس قانون کے لاگو کرنے کی تجویز ہے۔میں سے FBR کو ٹیکس اکٹھا کرنے میں مدد ملے گی۔

ٹیکس افسران کے ٹیکس آرڈر کو تبدیل کرنے کے اختیارات میں تبدیلی

انکم ٹیکس سیل ٹیکس اور FED کے قوانین میں مساوات پیدا کرنے کیلئے یہ تجویز ہے کہ اگر کسی ٹیکس گزار نے قانونی نقطے پر اپیل کی ہے تو وہ ایک درخواست کے ذریعے سے عدالتی فیصلے کا اطلاق آنے والے سالوں پر بھی کروا سکے گا۔

ADRC سے متعلقہ قوانین میں تبدیلی

ADRC کی کمیٹی میں ممبران کی تقرری میں مزید شفافیت اسے مزید جامع بنانے سے اور زیادہ اختیارات دینے اسکے فیصلوں کو قبولیت دینے ٹیکس کے سیکشن 47D اور FED کے سیکشن 38 میں ترامیم کی تجویز ہے۔

- ☆ ٹیکس گزار کے لئے ضروری نہیں ہوگا کہ وہ اپیلز کے فورم سے اپنی اپیل واپس لے۔
- ☆ چارٹرا اکاؤنٹنٹ، کاسٹ اکاؤنٹنٹ یا وکیل جسکا ٹیکس کے شعبے میں 10 سال کا تجربہ ہو یا کوئی مشہور بزنس مین بھی ADRC کا رکن بن سکتا ہے

☆ ADRC کی کمیٹی میں موجود کیس پر ٹیکس وصولی کے stay کی سہولت ہو۔

☆ اگر ٹیکس گزار 60 دن کے اندر اپنی اپیل واپس لے لیتا ہے تو کمشنر پر کمیٹی کا فیصلہ قبول کرنا ضروری ہوگا۔

گوادر ٹیکس فری زون اور گوادر پورٹ کو ٹیکس سہولیات اور استثنیٰ کے 2019 کے ٹیکس آرڈیننس کے قوانین کی فنانس بل 2020 میں شمولیت

صدر پاکستان نے 6 اکتوبر 2019 کو گوادر پورٹ اور گوادر فری زون سے متعلق ٹیکس قوانین کی منظوری دی تھی۔ ان تمام قوانین کو فنانس بل 2020 میں شامل کیا جا رہا ہے اور تمام قوانین کا جہاں جہاں اندراج ہوتا ہے۔ وہ یکم جون 2020 سے قابل عمل ہوں گے۔

FED ایکٹ کے تحت نان ڈیوٹی پیڈ آئٹم کے قوانین کے دائرہ کار کو بڑھانا

بغیر FED کی ادائیگی کے بہت سی اشیاء کی تیاری اور فروخت کے مدِنظر یہ تجویز ہے کہ سگریٹ اور مشروبات کے علاوہ وہ تمام اشیاء جن پر FED لاگو ہوتی ہے۔ اگر وہ بغیر ڈیوٹی کی ادائیگی کے پکڑی جاتی ہیں تو ان پر تمام قوانین لاگو ہوں گے جس کے لئے FED کے قوانین 27 یا 26 میں ترمیم کی تجویز ہے۔

نویں شیڈول میں ترمیم ۔ موبائل فون پر سیلز ٹیکس

موبائل فون پر سیلز ٹیکس فنانس ایکٹ 2014 کے تحت نویں شیڈول کا سیلز ٹیکس ایکٹ میں شامل کیا گیا تھا۔ ECC اور کابینہ کی تجویز سے منظور ہونے والی موبائل فون پالیسی کے مطابق پاکستان میں بنائے جانے والے فونوں پر سیلز ٹیکس میں کمی کی گئی ہے۔

آڈٹ کے معاملات کو الیکٹرانک ذرائع سے سرانجام دینے کا تصور

آڈت کی سماعت کو وڈیو لنکس کے ذریعے سرانجام دینا ایک نئی اور وقت کی ضرورت ہے، خاص طور پر کرونا کے موجودہ حالات میں یہ نہایت اہمیت کا حامل تصور ہے۔ قانون میں ترمیم کے ذریعے وڈیو لنک کے ذریعے آڈٹ کی گنجائش پیدا کی گئی ہے۔

بورڈ کی ڈیٹا بیس تک فوری رسائی دینا

مختلف اداروں کے ڈیٹا بیس تک بورڈ کو رسائی فراہم کرنے کے لئے نئی دفعات قانون میں شامل کی جارہی ہیں جس متعلقہ ادارے معلومات کو آن لائن شیئر کرسکیں گے۔



کاروبار کرنے میں آسانی کی تجویز

جناب اسپیکر!

اب میں انکم ٹیکس کے متعلقہ تجاوز پیش کرتا ہوں۔

Withholding Tax Regime کی آسانی

فی الوقت Withholding Tax Regime بہت طویل ہے جو نا صرف withholding Tax کی نگرانی کو پیچیدہ بناتی ہے بلکہ ٹیکس گزاروں کے لیے تعمیل (compliance) کی لاگت کو بھی بڑھاتی ہے۔ چنانچہ Withholding Tax Regime کو آسان بنانے کے لیے یہ تجویز کیا جارہا ہے کہ 9 ودہولڈنگ شقوں کو حذف کیا جائے اور ان میں شادی ہالوں پر اور تعلیمی اداروں میں ٹیکس گزار والدین کے بچوں کی فیس پر عائد ٹیکس کو ختم کیا جارہا ہے۔

EPC کے تحت آف شور سپلائز کی ٹیکس ودہولڈنگ میں کمی

on non-residents پر 30 فیصد کی موجودہ شرح بہت زیادہ ہے۔ لہٰذا بین الاقوامی معیار کے مطابق اسے درست کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ اقدامات CPEC کے منصوبوں کی تعمیل میں مددگار ثابت ہوں گے۔

درآمدات پر ٹیکس میں کمی

کمرشل امپورٹر اور مینوفیکچر رکو یکساں مواقع فراہم کرنے کے لیے کیپٹل گڈز کی امپورٹ میں ٹیکس کے بگاڑ سے بچنے کے لیے محصولات کے مزید وصولی اور چھوٹے اور درمیانے مینوفیکچر کی سہولت کے لیے ایک بنیادی تبدیلی کی تجویز ہے۔ اس تجویز کے تحت درآمدات پر انکم ٹیکس کی شرح کو خام مال پر 5.5 سے کم کر کے 2 فیصد اور مشینری پر ٹیکس 5.5 سے کم کر کے 1 فیصد کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ اس شق سے منسلک ایگزیمپشن سرٹیفکیٹ کا نظام بھی ختم کیا جارہا ہے۔

کاروباری اخراجات کی نقد ادائیگیوں کی حد میں اضافہ

کاروبار میں سہولت اور کاروبار کی لاگت میں کمی کرنے کے لیے سیکشن (1)21 کی موجودہ حد کو 10000 سے بڑھا کر 25000 کیا جارہا ہے۔ اسی طرح کاروبار میں ایک اکاؤنٹ ہیڈ میں حد کو موجودہ پچاس ہزار سے بڑھا کر ڈھائی لاکھ کرنے کی تجویز ہے۔

اسی طرح کاروباری افراد کی سہولت کے لیے تنخواہوں اور اجرت دینے کے لیے نقد رقم کی حد کو 15 ہزار سے بڑھا کر 25 ہزار کیا جارہا ہے۔

افراداور AoP کو کرایہ کی آمدن سے اخراجات کی اجازت

تمام افراداور AoPs کو یکساں مواقع دینے کے لیے اور پراپرٹی انکم میں تضادات کو دور کرنے کے لیے تمام افراداور AoP کو پراپرٹی انکم میں اخراجات منہا کرنے کی اجازت دینے کی تجویز ہے۔

بیرونی محصولات کی حوصلہ افزائی

بیرونی محصولات کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ تجویز ہے کہ ایک سال میں بیرونی ترسیلات زر (Foriegn Remittances) کو بینک نکلوانے اور دوسرے بنک میں منتقل کرنے پر کسی قسم کا ٹیکس نہ لیا جائے۔

سمندر پار پاکستانیز سیونگ بلز میں سرمایہ کاری کا فروغ

سمندر پار پاکستانیز سیونگ بلز میں افراد کی جانب سے سرمایہ کاری کو فروغ دینے کے لیے، اسٹیٹ بنک آف پاکستان کی جانب SCRA کی طرز پر قرضے کا ایک instrument جاری کیا جا رہا ہے۔ یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ ایسے NRAR اکاونٹس کو ٹیکس سے استثنیٰ فراہم کیا جائے۔

مرکزی انکم ٹیکس ریفنڈ

فی الوقت، انکم ٹیکس ریفنڈز متعلقہ فیلڈ فارمیشنز کے افسران کی جانب سے دستخط شدہ ریفنڈ واوچر کے ذریعے تصدیق، عمل درآمد اور جاری کیا جاتا ہے۔ یہ نظام فرسودہ ہے اور اس میں ہاتھ کے ذریعے کام کاج کی وجہ سے ٹیکس گزار اور ریفنڈ جاری کرنے والے افسر کے درمیان رابطے کے باعث غبن کا اندیشہ رہتا ہے۔ چنانچہ شفافیت کو فروغ دینے اور ٹیکس ریفنڈ جاری کرنے کے طریقہ کار میں کارکردگی لانے کے لیے یہ تجویز کیا جا رہا ہے کہ ایک مرکزی انکم ٹیکس ریفنڈ شروع کیا جائے۔

حج آپریٹرز کے لیے استثنایات

حج گروپ آپریٹرز کے لیے انہیں غیر مقامی افراد کو ادائیگی کرتے وقت سیکشن 152 کے تحت ٹیکس کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

200 سی سی تک گاڑیوں کے ایڈوانس ٹیکس سے خارج ہونے کی تشریح

معاشرے کے غریب طبقے کو ٹیکس کے اثر سے بچانے کے لیے ''موٹر وہیکلز'' کی تعریف میں ایک تشریح کی تجویز دی جا رہی ہے تا کہ یہ واضح کیا جا سکے کہ سیکشن 231 بی اور 234 کے تحت آٹو رکشہ، موٹر سائیکل رکشہ اور 200 سی سی تک موٹر سائیکل پر ایڈوانس ٹیکس وصول نہیں کیا جائے گا۔ یہ تشریح معاشرے کے غریب افراد کو ریلیف فراہم کرنے کے مقصد سے کی جا رہی ہے۔

آکشن کے نتیجے میں وصول کیے جانے والا ٹیکس اقساط میں وصول کیا جاسکتا ہے

فی الوقت، سیکشن 236اے کے تحت ایڈوانس ٹیکس جائیداد کی نیلامی کے وقت وصول کیا جاتا ہے۔ اس قسم کی رقم اگر اقساط میں وصول کی جائے تو اس پر ٹیکس کی ادائیگی بھی قسطوں میں دینے کی سہولت دی جارہی ہے۔

153 کے تحت کٹوتی کے لیے اے او پیز (AOPs) یا انفرادی ود ہولڈنگ ایجنٹس (withholding agents) بنانے کے لیے آمدن کی حد میں اضافہ

فی الوقت ہر معینہ شخص پر اشیا کی فروخت کے وقت ادائیگی، خدمات کی فراہمی یا پیش کرنے پر، یا معاہدے کی انجام دہی پر ود ہولڈنگ ٹیکس (withholding tax) نافذ ہے۔ افراد اور شراکتی کاروبار کے ودہولڈنگ ایجنٹ بننے کے لیے فروخت کی موجودہ حد کو 5 کروڑ سے بڑھا کر 10 کروڑ کیا جارہا ہے۔ اس طرح سے چھوٹے اور درمیانی درجے کے کاروبار کو آسانی ملے گی۔

چھوٹ کے سرٹیفیکیٹس کا فوری اجرا

کاروبار کرنے میں آسانی پیدا کرنے، اور پبلک لمیٹڈ کمپنیز (public limited companies) کو سہولت فراہم کرنے کے لیے ان اداروں کو exemption کے سرٹیفیکیٹس کے حصول کے لیے درخواست جمع کروانے کے 15 دن کے اندر اندر سہولت فراہم کی جائے۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر سسٹم کے ذریعے خودکار طریقے سے سرٹیفیکیٹ کا اجرا کر دیا جائے گا۔

Agreed Assessment

اس وقت ٹیکس کے Disputes کو حل کرنے کا واضح نظام موجود نہیں۔ جس کی وجہ سے سائلوں کے مقدمات سالوں تک چلتے رہتے ہیں۔ اس سلسلے میں تجویز ہے کہ ٹیکس گزار کو معاہدے کے تحت ٹیکس ادا کر کے بے جا مقدمات سے نجات دلائی جائے جس کے لیے قوانین میں ترمیم کی جارہی ہے۔

تنازعات کے حل کے متبادل نظام کی مضبوطی

تنازعات کے متبادل حل کے نظام کو مضبوط بنانے اور مقدمے بازی کو کم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ متاثرہ ٹیکس گزار کے لیے اس نظام کے فیصلوں کو لازمی طور پر ماننے کی پابندی نہ لگائی جائے۔ اس نظام کے تحت ہونے والے فیصلوں پر عمل صرف اس صورت میں لازمی ہوگا جب ایسا ٹیکس گزار اس فیصلے سے مطمئن ہو۔

استثنیٰ کے نظام کی شفافیت

ود ہولڈنگ ٹیکس کی متعدد دفعات کے تحت استثنیٰ کے سرٹیفکیٹس کی فراہمی کے طریقہ کار کو شفاف بنانے کے لیے تجویز ہے کہ اس حوالے سے واضح طریقہ کار بنایا جائے۔ اس نظام میں متعدد امتیازی استثنیات (exemptions) کا خاتمہ بھی شامل ہے۔ مزید برآں کاروبار میں آسانی پیدا کرنے کی غرض سے، باب XII کے تحت ایڈوانس ٹیکس کے طور پر وصول کیے گئے متعدد ود ہولڈنگ ٹیکسز کے حوالے سے استثنیٰ کے سرٹیفکیٹ کے حصول کی سہولت ایسے ٹیکس گزاروں کو بھی فراہم کرنے کی تجویز ہے جو کہ مذکورہ ٹیکس سال کے لیے اپنے ذمہ ایڈوانس ٹیکس ادا کر چکے ہوں۔

تعلیمی ادارے

قانون پر عمل نہ کرنے کے رجحان کی حوصلہ شکنی کے لیے تجویز ہے کہ ایسے افراد جو ٹیکس گزاروں کی Active Taxpayer List میں موجود نہ ہوں، سکول کی 2 لاکھ روپے سالانہ سے زائد فیس پر 100 فیصد زائد ٹیکس وصول کیا جائے۔

REIT سکیموں کی حوصلہ افزائی

REIT سکیم کے تحت رہائشی عمارتوں کی ڈویلپمنٹ کی حوصلہ افزائی کے لیے غیر منقولہ جائیداد کی فروخت سے حاصل ہونے والے منافع کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے بشرطیکہ رہائشی عمارتوں کی ڈویلپمنٹ 30 جون 2020ء تک مکمل کر لی گئی۔ تجویز ہے کہ اس مدت کو 30 جون 2021ء تک بڑھا دیا جائے۔

Non-Resident کی Permanent Establishment پر ٹیکسیشن کے حوالے سے تجاویز

خدمات کے حوالے سے Permanent Establishment پر ٹیکس

خدمات پر 8 فیصد ایڈوانس ٹیکس وصول کیا جاتا ہے تاہم کچھ مخصوص شعبوں میں کم منافع ہونے کے باعث 3 فیصد ٹیکس کاٹا جاتا ہے۔ تاہم non-residents کی Permanent Establishment کو یہ رعایت فراہم نہیں کی گئی ہے، جو کہ غیر امتیازی سلوک ہے۔ اس لیے non-resident کی Permanent Establishment مقیم ٹیکس گزاروں کے درمیان اس امتیاز کو ختم کرنے کے لیے تجویز ہے کہ ان خدمات پر ایڈوانس ٹیکس کی کٹوتی کی شرح کو PEs کے پر 3 فیصد کر دیا جائے۔

خصوصی معاشی زونز کے لیے رعایتیں

خصوصی معاشی زونز میں کاروبار کے قیام اور وہاں سرمایہ کاری و مینوفیکچرنگ کی حوصلہ افزائی کے لیے تجویز ہے کہ خصوصی معاشی زونز کے ڈویلپرز

کو جو رعایتیں اور سہولیات حاصل ہیں وہ معاون ڈویلپرز کو بھی فراہم کی جائیں۔

Toll Manufacturing کے لیے شرح میں کٹوتی

اس وقت ٹال(toll) مینوفیکچرنگ کے لیے ٹیکس کی شرح 8 فیصد ہے۔ تجویز ہے کہ اس شرح کو کمپنیوں کے لیے 4 فیصد اور دیگر کے لیے 4.5 فیصد کر دیا جائے۔ اس اقدام سے اس بات کو یقینی بنایا جائے گا کہ ٹیکس کی موثر شرح نارمل ٹیکس ریٹ سے غیر موزوں طور پر زیادہ نہ ہو۔

Non-Resident کی Permanent Establishment پر دسویں شیڈول کے اطلاق کو بہتر بنانا

قانون کو سادہ بنانے اور کاروبار میں آسانی پیدا کرنے کے لیے یہ تجویز ہے کہ دسویں شیڈول کے تحت صرف Permanent Establishment پر کٹوتی کی اضافی شرح کا اطلاق کیا جائے تاکہ اگر رقومات اشیاء کی فروخت سے حاصل کی جارہی ہوں اور ماضی میں اس بناء پر دسویں شیڈول کے تحت ان پر کٹوتی کا اطلاق نہ ہوا اور ان رقومات کے وصول کنندہ کے طور پر Non-Resident ٹیکس گزاروں کو دگنے ٹیکس کی کٹوتی سے استثنیٰ دیا جائے۔

ٹیکس بیس میں وسعت اور قانون پر عملداری کو مضبوط بنانے کے لیے اقدامات

بجلی کے اخراجات کی ٹریٹمنٹ

ٹیکس بیس میں وسعت کی غرض سے تجویز ہے کہ بجلی کے اخراجات کو مخصوص شرائط کے تحت قابل قبول کاروباری کٹوتیوں میں شمار کیا جائے جس میں موجودہ استعمال کنندہ کے مکمل کوائف کا اندراج لازم کر دیا جائے گا۔

غیر رجسٹرڈ افراد کو سپلائی فراہم کرنے والے صنعتی ادارے

ٹیکس بیس میں وسعت اور کاروبار کو دستاویزی شکل میں لانے کی حوصلہ افزائی کے لیے تجویز ہے کہ ایسے کاروباری اخراجات جو کسی ایسے صنعتی ادارے کے لیے کیے جارہے ہوں جو کسی غیر رجسٹرڈ فرد کو سپلائی فراہم کرتے ہو تو ان اخراجات کو 80 فیصد تک محدود کرنے کی اجازت ہے۔

معلومات کی رازداری

رجسٹریشن کی معلومات کی درستگی اور اس کے تحفظ کے لیے تجویز ہے کہ ایکٹو ٹیکس پیئر لسٹ میں شامل ہونے کے لیے ٹیکس گزاروں کے پروفائل کو اپ ڈیٹ کرنے اور اس کی تصدیق کو لازمی قرار دیا جائے۔ اس ترمیم کی بدولت ٹیکس گزاروں سے درست ٹیکس وصول کرنے میں مدد ملے گی۔

مخصوص اداروں کے ڈیٹا بیس تک رسائی

تیسرے فریق پر مبنی ذرائع سے معلومات کے حصول اور Artificial Intelligentce اور تجزیے کی بنیاد پر خودکار طریقے سے ٹیکس کم دینے والے لوگوں کو جانچنے کے نظام کی فعالی کے لیے تجویز ہے کہ مختلف اداروں سے خودکار اور مطالبے پر معلومات کی فراہمی کو ممکن بنایا جائے تا کہ ٹیکس بیس میں وسعت کی کوششوں کو بہتر بنایا جا سکے۔

Automated Adjusted Assessment

ایسے گوشواروں کو جمع کروانا جنہیں قانون کی رو سے assessment تصور کیا جاتا ہے، کے حوالے سے متعدد تکنیکی پیچیدگیاں پائی جاتی ہیں۔اس لیے یہ تجویز دی جا رہی ہے کہ ٹیکس گزاروں کی طرف سے جمع کروائے جانے والے گوشواروں کی ابتدائی پروسیسنگ کمپیوٹر کے ذریعے سے کی جائے تا کہ اگر گوشواروں میں حساب کتاب کی غلطی، غلط claim، کوئی کٹوتیاں، ٹیکس کریڈٹ یا نقصانات جن کی آرڈیننس کے تحت اجازت نہیں ہے، موجود ہوں تو انہیں دور کر لیا جائے۔تجویز ہے کہ یہ پروسیسنگ خودکار نظام کے ذریعے سے کی جائے۔

Benchmark Ratio کے تحت آڈٹ

ٹیکس گزاروں کی حقیقی آمدن کے تعین کے لیے یہ تجویز ہے کہ پیداوار اور فروخت کا تعین Benchmarking Ratio اور محصولات کے اندازوں کی بنیاد پر کیا جائے۔ یہ Internal Best Practices کے مطابق ہے، اس سے assessment پراسس ہو گا اور نظام میں مستعدی آئے گی۔

E-Audit

آڈٹ کے پروسیس کو مزید موثر بنانے کے لیے، تجویز ہے کہ E-Audit Assessment متعارف کروایا جائے۔مزید برآں آڈٹ ویڈیو لنک اور دیگر آن لائن سہولیات کے ذریعے بھی کیا جا سکے۔

معدنیات پر ایڈوانس ٹیکس کی وصولی

ودہولڈنگ کے دائرہ کار کو بڑھانے اور اس حوالے سے تمام افراد کے کاروباری لین دین پر نظر رکھنے کے لیے، تجویز ہے کہ دفعہ 236V کے تحت معدنیات پر ایڈوانس ٹیکس کی وصولی کو ایکٹو ٹیکس پیئر لسٹ میں شامل افراد تک بڑھا دیا جائے۔

قانون میں تضاوات کے خاتمے کے لیے اقدامات

سہولیات فراہم کرنے والے بینک

جناب سپیکر!

اس وقت، بینک کے منافع جات کی فراہمی کے حوالے سے مختلف ریٹ موجود ہیں۔ تاہم بینکوں کے پاس مطلوبہ نظام موجود نہیں ہے جس کے ذریعے سے حاصل کرنے والے افراد پر مختلف شرحوں سے ٹیکس عائد کرسکیں۔ اس لیے منافع پر حاصل ہونے والی آمدنی سب کے لیے یکساں 15 فیصد ودہولڈنگ ٹیکس نافذ کرنے کی تجویز ہے۔

Non-Resident Persons کے Permanent Establishment پر Minumum Tax

سیکشن 113 کے تحت افراد، AOPs پر سیکشن 113 کے تحت لاگو ہے۔ لہٰذا Resident کمپنی کے علاوہ افراد اور AOPs Minimum Tax کے دائرہ کار میں نہیں آتے۔ تجویز ہے کہ Non-Residents اور Residents پر ٹیکس کو یکساں کر دیا جائے۔

کاروباری آمدن سے ٹرانسپورٹ گاڑیوں کی لاگت کو منطقی بنانا

بہت سے کیسز میں مہنگی گاڑیوں کو لیز پر لیا جاتا ہے اور ٹیکس کی واجب ادائیگی کو کم کرنے کے لیے کٹوتی کے بھاری دعوے کیے جاتے ہیں۔ کاروبار کے لیے لی گئی گاڑیوں کی لاگت کی بالائی حد 2.5 ملین روپے موجود ہے مگر لیز پر یہ شرائط لاگو نہیں۔ تجویز ہے کہ اس معیار کو خرید کردہ اور لیز پر لی گئی گاڑیوں پر نظام کو یکساں کر دیا جائے۔

بہترین عالمی طریقہ کو اپنانا

آدھے سال کے اصول کی بنیاد پر Depriciation کی مد میں کٹوتی

سال کے اختتام پر اثاثوں کی خریداری اور پھر پورے سال کے لیے depriciation کی مد میں کٹوتی کی پریکٹس کی حوصلہ شکنی کے لیے تجویز ہے کہ Internal Best Practices کے مطابق آدھے سال کی بنیاد پر depriciation کی مد میں کٹوتی کا اصول متعارف کروایا جائے۔

Base Erosion کی بنیاد پر منافع کی تبدیلی

اس رجحان کے خاتمے کے لیے، تجویز ہے کہ غیر ملکی شراکت داروں سے سود کی کٹوتی کو بین الاقوامی ضابطوں کے مطابق محدود کیا جائے۔

FATF کے تقاضے

مخصوص اداروں کو دیے جانے والے عطیات کے لیے استثنیٰ

عطیات کی نگرانی اور منی لانڈرنگ سے بچنے کے لیے، تجویز ہے کہ دوسرے شیڈول کی شق 61 کے تحت مخصوص اداروں کو دیے جانے والے عطیات کو مخصوص شرائط کے ساتھ استثنیٰ دیا جائے۔

مخصوص اداروں کی آمدن کے لیے استثنیٰ

اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کہ NPO سٹیٹس کے تحت درکار دستاویزات کو مکمل کیا جائے، تجویز ہے کہ دوسرے شیڈول کی شق 66 کے تحت مخصوص اداروں کی آمدن کو ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جائے، جس کے لیے دفعہ 100C کے تحت 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کی مطلوبہ شرائط کو پورا کرنا ضروری ہے، اس کا اطلاق یکم جولائی 2021ء سے ہوگا۔

غیر منافع بخش اور فلاحی تنظیموں کی طرف سے قانون پر موثر عملدرآمد

تجویز ہے کہ غیر منافع بخش تنظیموں (NPO)، ٹرسٹس اور فلاحی اداروں کے لیے لازمی کر دیا جائے کہ وہ 100 فیصد ٹیکس کریڈٹ کے حصول کے لیے سابقہ ٹیکس سال کے دوران حاصل ہونے والے رضا کارانہ چندوں اور عطیات کے گوشوارے جمع کروائیں۔ مزید برآں NPO کی تعریف میں ترمیم کرتے ہوئے اس میں صرف ایسی تنظیموں کو شامل رکھا جائے جو عوام الناس کے فائدے کے لیے کی جانے والی سرگرمیوں میں مشغول ہوں۔

تکنیکی اور طریقہ کار کے اقدامات

مطالبات کی جزوی ادائیگی کو یقینی بنانا

Assessment کے باوجود بھاری رقم ایک طویل عرصے تک قابل ادائیگی ہو تو تجویز ہے کہ پہلی اپیلٹ اتھارٹی کی طرف سے اپیل پر فیصلے کے بعد دوسری اپیل دائر کرنے کے لیے یہ شرط عائد کی جائے کہ ایسی اپیل دائر کرنے سے قبل کمشنر کی طرف سے روکے گئے ٹیکس کے 10 فیصد کے برابر ادائیگی کی جائے گی۔

جناب سپیکر!

Wealth Statement کی نظر ثانی کے لیے کمشنر کی اجازت

یہ تجویز ہے کہ Wealth Statement کی نظر ثانی کو کمشنر کی اجازت سے مشروط کر دیا جائے، جیسا کہ آمدن کے گوشواروں کی صورت میں ہوتا ہے۔

ایڈوانس ٹیکس کے حسابات کے لیے معلومات کی فراہمی

IRIS کے ذریعے ایڈوانس ٹیکس کے خودکار حساب کتاب کے لیے، یہ تجویز ہے کہ ٹیکس گزار کے لیے لازم قرار دیا جائے کہ ان سے وصول کیے گئے ٹیکس کے حوالے سے معلومات ایک تجویز کردہ فارمیٹ کی صورت میں فراہم کریں تا کہ سسٹم ان کی طرف سے ادا کردہ ٹیکس پر خودکار طور پر ٹیکس کریڈٹ فراہم کر سکے اور پہلے سے ادا کردہ ٹیکسز کے حوالے سے ایڈوانس ٹیکس کو کم کیا جا سکیں۔ مزید برآں سسٹم کو اس قابل بنانے کے لیے کہ وہ خودکار طریقے سے قابل ادائیگی ایڈوانس ٹیکس کا حساب کتاب کر سکے، تجویز ہے کہ ایسے ٹیکس گزاروں کے لیے لازمی قرار دیا جائے کہ وہ IRIS کے ذریعے سہ ماہی کے منافع جات کی معلومات اس مہینے کی 5 تاریخ تک فراہم کریں گے جس میں کہ ایڈوانس ٹیکس ادا کیا جانا ہو۔

کیپیٹل گینز کے لیے پراپرٹی کے ہولڈنگ عرصے اور ود ہولڈنگ ٹیکسز کو یکساں بنانا

ود ہولڈنگ ٹیکس جمع کرنے کی غرض سے کیپیٹل گین اور ہولڈنگ عرصے کے ساتھ یکساں کرنے کے لیے یہ تجویز ہے کہ غیر منقولہ جائیداد کی فروخت پر ود ہولڈنگ کی مدد 5 سال سے کم کر کے 4 سال کر دیا جائے۔

Non-Residents کے لئے 100 فیصد زیادہ ود ہولڈنگ ریٹ سے چھوٹ

بین الاقوامی معاہدے کی وجہ سے یہ تجویز ہے کہ Non-Resident افراد پر رائلٹی کی ادائیگی، تکنیکی خدمات کے لئے فیس، انشورنس پریمیم اور دیگر ادائیگیوں کی صورت میں ایکٹو ٹیکس پیئر لسٹ میں شامل نہ ہونے کی بنا پر لاگو ہونے والی 100 فیصد زیادہ شرح واپس لی جائے۔

شپنگ (Shipping) کے کاروبار سے منسلک افراد کے لیے ٹیکس کا نظام

اس وقت شپنگ کے کاروبار سے وابستہ Resident Person پر فرض کردہ انکم ٹیکس سیکشن 7A کے تحت جون 2020 تک لاگو ہے۔ یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ مذکورہ سیکشن کی فعالیت کو ٹیکس سال 2023 تک توسیع دی جائے۔

آمدنی ظاہر کرنے کے لیے آسانی

موجودہ قانون کے تحت ایک شخص ، جس کی آمدن پر فائنل ٹیکس لگتا ہے، اسے آمدن کے گوشوارے دفعہ 114 کی بجائے (4)115 کے

تحت جمع کرانا پڑتے ہیں۔ٹیکس قوانین پر آسان عمل درآمد اور کاروبار میں آسانی کی خاطر یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ اس سٹیٹمنٹ کو دفعہ 114 کے تحت گوشوارے کا حصہ بنایا جائے۔

اپیل کرنے کے لیے ادا کی جانے والی فیس میں اضافہ

2009 سے اپیل فیس کا ڈھانچہ تبدیل نہیں ہوا۔اسی لیے، افراط زر کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ کمپنیوں کے لیے یہ لاگو شدہ فیس بڑھا کر -/5,000 روپیہ کی جائے اور باقی تمام کیسوں کے لیے اسے -/2,500 اور باقیوں کے لیے -/1,000 رکھی جائے۔

اپیلیٹ ٹربیونل میں اپیل کے لیے فیس میں اضافہ

کمشنر (اپیل) کے فیصلوں کے خلاف اپیل کی لاگو شدہ فیس -/2,000 روپیہ ہے۔2009 کے بعد فیس پر نظر ثانی نہیں ہوئی ہے۔افراط زر کے پہلو کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ کمپنیوں کے لیے یہ لاگو شدہ فیس -/2,000 روپیہ سے بڑھا کر -/5,000 روپیہ کی جائے اور باقی تمام کیسوں کے لیے اسے -/2,500 روپیہ رکھا جائے۔

نیلامی کے ذریعے جائیداد کی فروخت کے سلسلے میں لائیسنس کی تجدید اور ادائیگی بذریعہ اقساط کی وضاحت

عوامی نیلامی یا بذریعہ ٹینڈر نیلامی میں پچھلی عوامی نیلامی یا بذریعہ ٹینڈر نیلامی کی لائسنس کی تجدید شامل ہے، اور یہ کہ اقساط میں وصول کردہ ادائیگیوں پر ہر قسط پر ایڈوانس ٹیکس وصول کیا جائے جس کے لیے وضاحت شامل کرنے کی تجویز ہے۔

مشینری یا آلات کے استعمال پر Minimum Tax

سیکشن 236Q یہ تقاضہ کرتا ہے کہ مقررہ شخص سائنسی یا تجارتی آلات کے استعمال یا استعمال کے حق کے سلسلے میں کی جانے والی ادائیگیوں یا مشینری کے کرائے کے سلسلے میں ادائیگیوں پر ٹیکس کی کٹوتی کرے۔اس سیکشن کے تحت عائد شدہ ایڈوانس ٹیکس، جو کہ حتمی ہوتا ہے، اصل آمدن پر عائد ٹیکس کو ظاہر نہیں کرتا، بلکہ اس کا اطلاق فرضی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔اس ٹیکس کے بارے میں تجویز کیا جاتا ہے کہ اسے Minimum Tax رکھا جائے اور درستگی کے لیے ترمیم کی جائے۔

سیکشن 165 کے تحت سہ ماہی بنیادوں پر ود ہولڈنگ ٹیکس کی سٹیٹمنٹ کا جمع کرانا

مانیٹرنگ کے عمل کے معیار میں بہتری لانے کے لیے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سٹیٹمنٹس کو سہ ماہی بنیاد پر جمع کیا جائے، جو کہ اس وقت شش ماہی بنیاد پر جمع کرائی جا رہی ہیں۔

سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 کے Recovery Power کی شمولیت

وصولی کے عمل کو مزید بہتر اور موثر بنانے کے لیے یہ تجویز کیا جاتا ہے کہ سیلز ٹیکس ایکٹ 1990 میں شامل قانون کو انکم ٹیکس آرڈیننس 2001 کا حصہ بنایا جائے جس سے ٹیکسوں کی وصولیوں میں مدد ملے گی۔

غیر منقولہ جائیدار کی فروخت پر آمدن کے سلسلے میں ٹیکسوں میں ریلیف

غیر منقولہ جائیدار کی فروخت پر آمدن کے سلسلے میں ٹیکسوں میں ریلیف دیا جارہا ہے۔ اس سلسلے میں کیپیٹل گین کی مدت کو 8 سال سے کم کر کے 4 سال کیا جارہا ہے۔ اس کے ساتھ کیپیٹل گین کی مقدار میں بھی ہر سال 25 فیصد کمی کی جائے گی اس کے ساتھ ساتھ کیپیٹل گین کے ٹیکس کی شرح میں 50 فیصد کمی کی جارہی ہے۔

جناب سپیکر!

میں اپنی تقریر کا اختتام اس دعا پر کرتا ہوں کہ اللہ ہمیں یہ طاقت اور ہمت عطا فرمائے کہ ہم اس مشکل دور سے استقامت اور صبر کے ساتھ گزریں، اور ہمیں یہ امید ہے کہ عظیم عوامی مفاد کے لیے ہمیں آپ کی غیر مشروط مدد اور تعاون حاصل رہے گا۔